اس مقا لے کو چھے ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ پہلے باب میں قیام پاکستان سے قبل اردو تنقیدکا جا ئزہ لیا گیا ہے ۔ یہ تنقید کا محض پس منظر ہے جس میں اردو تنقید کے ابتدا ئی آثار، عہدِ سرسید کی تنقید، تر قی پسند تحریک اور حلقہ اربابِ ذوق کا اجمالی جا ئزہ لیا گیا ہے ۔ دوسرا باب تنقید اور تصورِ حیات کے عنوان سے لکھا گیا ہے ۔ اس میں ادب میں تصورِ قومیت کی اہمیت اورپھر بعد میں پا کستانی قوم کی تشکیل کن عناصر کے ذریعے ہو ئی ، اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔تیسرے باب میں پاکستانی تنقید میں قومی طرزِ احساس کی تحریکیں اور نظر یات زیرِ بحث آئےہیں ۔ ادب کے ساتھ سا تھ کلچر اور زبان کا جائزہ بھی لیا گیا اور سیا سی ماحول میں وقوع پذیرہونے والی تبدیلیوں کے تنقید پر جتنے اثرات مرتسم ہو ئے ہیں ، ان پر بحث کی گئی ہے۔ چو تھاباب پا کستانی تنقید اور تا ریخی شعور کے لیے مخصوص ہے۔ اس باب میں ایسے چند نقادوں کاتذکرہ ہے جنہوں نے پاکستانی تنقید کی نظر یہ سا زی کر نے کی کو شش کی ۔ اس باب میں جیلانی کا مران ، ڈاکٹر وزیر آغا، فتح محمد ملک، ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر وحید قریشی، خلیفہ عبدالحکیم، ڈاکٹر انور سدید اور ڈاکٹر جمیل جالبی کے نظریات کو سمجھنے کی کو شش کی گئی ہے۔

پانچویں باب میں جدید ادب میں قومی طرزِ احساس کی کا ر فر مائی کو زیر بحث لا یا گیا ہے ہمارے ادب میں ساٹھ کی دہائی کی اہمیت یہ ہے کہ اس دور میں جدید ادب کی تحریک پیدا ہو ئی۔ نہ صرف مو ضوعات میں تبدیلی آئی بلکہ اسا لیب کو بھی نئے چلن دستیاب ہو ئے ۔ یہ زمانہ مغربی نظریات سے اثر قبول کر نے کا زمانہ ہے ۔ لہٰذا اس دور میں گذشتہ دور کی طرح روایتی فکر مو جود دکھا ئی نہیں دیتی ۔ جدید ادب کے زمانے میں ایک نیا طرزِ احساس پیدا ہوا مگر اس طرزِ احساس میں بھی قومی شعور کی جھلکیاں مو جود ہیں ۔ جدید ادب میں ایک بڑی تبدیلی 1970 ءکے بعد آئی۔ پاکستان میں یہ زمانہ سیا سی اعتبار سے بڑی بڑی تبدیلیوں کا زمانہ ہے ۔پاکستان دولخت ہوا ۔ جمہوری آزادیوں کی تحریک چلی اور 1977 ء میں آئین توڑ کر مار شل لاءلگایا گیا ۔ ان واقعات نے دانشوروں کے لیے نئے فکری مسا ئل پیدا کیے۔ عدم تشخص اور عدم تحفظ اس زمانے کے دو بنیادی عناصر ہیں جنہوں نے تخلیقی ادب میں نئی نئی علا متوں میں اظہارپا یا۔ یہی قومی طرزِ احساس کا ایک نیا رخ تھا۔ تنقید میں دو گر وہ ایسے پیدا ہو ئے جنہوں نےادبِ تہذیب اور زبان کی نئے سرے سے نظریاتی تشکیل کر نے کی کو شش کی۔ ایک گر وہ اس خطے کے اپنے قدیم ثقافتی ورثے اور ادبی نظر یات کے ساتھ پاکستانی ادب کو جوڑتا تھا تو دوسراگر وہ پاکستانی ادب کی نظر یاتی بنیادوں کو دو قومی نظر یے کی روشنی میں دیکھتا تھا۔اگر چہ دونوں کی نظر یاتی بنیا دیں مختلف تھیں لیکن دونوں کی فکر مندی ایک ہی طرح کی تھی۔چھٹے باب کو اپنے مو ضوع کے مجموعی جائزے کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس باب میں پاکستانی تنقید میں قومی طرزِ احساس کی مو جودگی کا مجموعی جائزہ لیا گیا ہے اور یہ بتانے کی کو شش کی گئی ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد سے قومی سطح پر جس طرح کی شکست و ریخت ہوئی ہے اس نے ہماری تنقید کو بھی متاثر کیا ۔ اسی لیے ان پچاس بر سوں میں جوادب پیدا ہوا اورجوتنقید سامنے آئی، اس کا پاکستانی مزا ج الگ سے شناخت ہو جاتا ہے ۔ اس کے باوجود کہ پاکستانی ادب کے مختلف نظریاتی گروہ پاکستانی ادب کی الگ الگ تعبیر اور تشریح کر تے ہیں مگر ہر تنقیدی نظریے میں پاکستانی قوم کے تشکیلی عناصر اور اس کی امنگوں کو ہی بنیاد بنایاجا تا ہے۔